اللّٰہ   محمد ﷺ

دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم؟

تحریر: مناظر اسلام شیخ القرآن حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ

باہتمام: حافظ محمد جمیل عطاری قادری ہزاروی

ناشر: مکتبہ غوثیہ (ہول سیل)

پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

فون نمبر 4926110 - 4910584   موبائل 0300-2134630

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

امابعد! بہت سے نمازی سمجھتے ہیں کہ نماز ہر شخص کے پیچھے صحیح و جائز ہے یہ سخت جہالت اور اپنی نماز کو خود برباد کرنا ہے۔ اسطرح سمجھنا احکام دین وملت سے لاپرواہی وغفلت ہے۔ ایسوں پر واجب ہے کہ توبہ کریں ورنہ قیامت میں اس کا مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (بالخصوص) بدعقیدہ وبدمذہب سے دُور رہنے کا حکم فرمایا ہے کہ اِیَّاھُمْ وَاِیَّاکُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ (بیہقی و دار قطنی) 'ان بدمذہبوں سے بچ کر رہو اور ان کو اپنے سے دُور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور کہیں تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔' اور ساتھ ہی یہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ 'میری اُمت میں تہتر فرقے ہوں گے جن میں ایک فرقہ حق باقی سب جہنمی۔' (مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۵۲)

دیوبندی اِمام کے پیچھے نماز کا حکم

دیوبندی فرقہ ہو یا کوئی دیگر گمراہ فرقہ وہ اپنے نظریات (عقائد) تحریرات جو ان کتابوں میں ہیں کی وجہ سے خارج از اسلام ہوجاتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی دِین کا ٹھیکیدار بنائیں۔ جیسے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین کا حال تھا کہ وہ خود کو بہت خوب بنا سجا کر دین کے پکے سچے محبّ مشہور ہونا چاہتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا کہ اِنَّ الْمُنٰفِقُوْنَ لَکٰذِبُوْنَ 'بے شک منافقین جھوٹے ہیں' اور ان کی سزا بہ نسبت دوسرے کفار کے سخت تر بتائی چنانچہ فرمایا کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ج (پارہ ۵ آیت ۱۴۵ سورۃ نسآء) 'بے شک منافقین دوزخ میں سب سے سخت تر نچلے طبقے میں ہوں گے' یہاں تک کہ ان کی مسجد کو ضرار بتایا۔' (پارہ نمبر-۱۱)

خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زِندگی مبارکہ کے آخری زمانہ میں انہیں نہایت ذلیل اور رُسوا کرکے مجلس اور مسجد سے نکلوا دیا حالانکہ وہ نمازی تھے حاجی بھی تھے مجاہد بھی تھے زاہد بھی تھے نمازِ باجماعت خود امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے۔ بظاہر ان کی نیکی دیکھ کر ان کے دین میں شک وشبہ نہ تھا لیکن اللہ ورسول نے آخری فیصلہ فرمایا، وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ 'وہ مومن نہیں' (بلکہ بے ایمان جہنم کے کتے) یہی دلائل ان گمراہ فرقوں کے لئے سمجھے۔ یہاں فقیر دیوبندی فرقہ کے چند عقائد و مسائل عرض کرتا ہے۔

عقائد و مسائل علمائے دیوبند از کتب معتبرہ

۱﴿ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ چوری کرسکتا ہے، جھوٹ بول سکتا ہے، ظلم کرسکتا ہے، جو کچھ گھناؤنے گندے کام بندے کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں وہ سب گندے گھناؤنے کام اللہ کیلئے کوئی عیب نہیں۔ نہ ان کاموں کے کرنے کی وجہ سے اس کی ذات میں نقصان آسکتا ہے۔ (ملخصا جهد المقل از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

۲﴿ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس معنیٰ میں خاتم النبیین سمجھنا کہ حضور اکرم سب سے پچھلے نبی ہیں عوام یعنی ناسمجھ لوگوں کا خیال ہے سمجھدار لوگوں کے نزدیک اس میں کوئی فضیلت نہیں۔ سابق مہتمم مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ 'عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب سے آخری نبی ہیں مگر اہل علم پر روشن ہوگا کہ تقدم پانا آخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس، صفحہ۳، مطبوعہ دیوبند)

۳﴿ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے شیطان اور ملک الموت کا علم زیادہ ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی و مولوی خلیل احمد، براہین قاطعہ، صفحہ نمبر-۵۱ پر لکھتے ہیں کہ 'شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی ہے۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔' یعنی شیطان وملک الموت کے علم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم زیادہ ماننے والا مشرک ہے یعنی شیطان وملک الموت علم میں خدا کے شریک ہیں جب ہی تو رسول اللہ کا ان سے زیادہ علم ماننا شرک ہوا۔

٤﴿ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو بعض غیبوں کا علم حاصل ہے ان میں حضور کی کچھ خصوصیت نہیں ایسا علم تو عام لوگوں کو بلکہ ہر بچے ہر پاگل کو بلکہ تمام جانوروں چوپایوں کو حاصل ہے چنانچہ دیوبندی مذہب کے پیشوا 'مولوی اشرف علی تھانوی' لکھتے ہیں کہ 'اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کو بھی حاصل ہے۔' (حفظ الایمان، صفحہ نمبر-۸، مطبوعہ دیوبند)

۵﴿ ان کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا غوث، یا خواجہ غریب نواز، یا حسین، یا علی کہتے ہیں یا ان کی منتیں مانتے ہیں یا ان کی نذر و نیاز کرتے ہیں یا کسی نبی یا ولی کو شفاعت کرنے والا جانتے ہیں وہ سب لوگ ابو جہل کے برابر مشرک ہیں چنانچہ دیوبندی مذہب کے امام مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں، 'یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل وسفارشی سمجھنا یہی ان (بت پرستوں) کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گا کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔' (تقویۃ الایمان، صفحہ-۶)

دیوبندیوں کے اس عقیدے کی بنا پر نیاز امام، دربار خواجہ غریب نواز و بارگاہ مسعود سالار و مزاراتِ اولیاء کے خیرات وصدقات و نذر و نیاز اور چڑھاوے وغیرہ شرک ہوئے اس پر راضی رہنے والے اور خیرات وصدقات کے کھانے والے سب مشرک بلکہ ابوجہل کے برابر ہوئے۔ لیکن آج کل خود اوقاف کے مزارات کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور خوب مزے اُڑا رہے ہیں۔

۶﴾ ان کا عقیدہ ہے کہ محرم میں امام حسین کا ذکرِ شہادت وصحیح روایتوں سے بھی بیان کرنا حرام ہے ان کی نیاز کا شربت اور ان کی سبیل کا پانی پینا بھی حرام ہے ان کاموں میں چندہ دینا بھی حرام ہے لیکن ہولی دیوالی کی پوریاں کچوریاں کھانا جائز ہے چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ 'محرم میں ذکرِ شہادت علیہ السلام کرانا اگرچہ صحیح ہو۔ سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل وشربت میں دینا یا دودھ پلانا سب دُرست نہیں ہے اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔' اور حاشیہ پر لکھ دیا کہ لانہ کفر 'یعنی اس لئے کہ یہ سب کفر ہے'۔ یہی مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ 'ہندو تیوہار یا ہولی دیوالی میں اپنے استاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ دیں ان چیزوں کا کھانا استاد و حاکم یا نوکر کو (مسلمان) دُرست ہے یا نہیں؟

الجواب......درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ نمبر-۱۲۳)

۷﴾ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ-۱۱، مصنف اسماعیل دھلوی)

۸﴾ ان کا عقیدہ ہے کہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان)

غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر؟ (تقویۃ الایمان، صفحہ-۳۶)

مولوی رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ، صفحہ، حصہ سوم میں لکھتے ہیں کہ 'پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ شرک صریح ہے۔'

۹﴾ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم صرف بھائی کی تعظیم کی طرح کرنی چاہئے چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں، 'انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی کرنی چاہئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیرومرشد یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم دیا ہے ہم ان کے چھوٹے ہیں۔' (تقویۃ الایمان، صفحہ-۳۸)

۱۰﴾ ان کا عقیدہ ہے کہ اُمّت پر پیغمبر کو ایسی سرداری حاصل ہے جیسے چودھری کو اس کی قوم پر چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ 'جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی اُمّت کا سردار ہے۔' (تقویۃ الایمان، صفحہ-۵۰)

۱۱﴾ ان کا عقیدہ ہے کہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال مبارک تعظیم کے ساتھ لانا زِنا کاری، رنڈی بازی اور اپنے بیل اور گدھے کے خیال میں قصداً ڈوب جانے سے بدتر ہے اور ان ناپاک کاموں کے خیال سے نماز ہو جائے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال سے نماز بھی باطل ہوگئی اور آدمی بھی مشرک ہو جائے گا چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ "از وسوسۂ زنا خیال مجامعت از زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ وخر خود است وایں تعظیم وجلال غیر کہ در نماز ملحوظ ومقصود می شود بشرک می کشد۔" (صراطِ مستقیم، صفحہ نمبر-۸۶ از مولوی اسمٰعیل دہلوی)

غیرت مند مسلمان کیلئے یہ گیارہ حوالے ہی کافی ہیں جس پر بے غیرتی اور صلح کلیت کا بھوت سوار ہے اسے ہزاروں اوراق بے سُود۔

عقائد مذکورہ کے بعد عاشق نماز کا فیصلہ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے

آج کل دیوبندی اور بریلوی جھگڑے سے پاکستان کے تقریباً ہر علاقہ میں عوام میں ہیجان وانتشار ہے کہ نامعلوم حق پر کون ہے اس وقت ان دونوں کے متعلق فیصلہ کرنا ہے کہ ان دوگروہوں میں حق کس کے پلے میں ہے اور پھر بتانا ہوگا کس کے پیچھے نماز جائز ہے اور کس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

اس کا فیصلہ مذکورہ بالا عقائد خود ہیں کہ کسی کو مذکورہ عقائد بھلے لگتے ہیں تو بیشک ان کے پیچھے نماز پڑھیں تاکہ کل قیامت میں دونوں (گرو اور چیلا) جہنم میں اکٹھے بیٹھیں تو ہم کہہ سکیں کہ "رل بیٹھے ہیں دیوانے دو"

اگر کسی بندہ خدا کو مذکورہ بالا عقائد ناگوار ہیں تو خدارا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ کر اپنا انجام برباد نہ کریں اور نہ ہی نماز جیسی دولت کو اپنے ہاتھوں ضائع کریں۔

نماز با جماعت

نماز اسلام کا ایک بہت بڑا رکن ہے یہاں تک کہ حدیث شریف میں نماز کے ترک کو اسلام کے گرانے سے تعبیر کیا گیا اور اس کے ترک پر بڑی بڑی وعیدیں نازل ہیں اس لئے اس کی ادائیگی میں ہر طرح کی جدوجہد کی جائے اور پھر اسے باجماعت ادا کرنے میں سونے پر سہاگہ۔ لیکن باجماعت نماز کا دارومدار امام پر ہے اگر اس کا منہ مکے مدینے تو مقتدی کو مبارک اگر امام کا منہ گنگے تو اس کا مقتدی دونوں کا بیڑا غرق کیونکہ گندے عقائد سے خود اس کی اپنی نماز اس کے مُنہ پر ماری جائے گی تو مقتدی بے چارہ کس کھاتہ میں۔ اسی لئے جتنی نمازیں ایسے امام کے پیچھے پڑھیں قیامت میں ایک ایک کا حساب ہوگا اس وقت کا پچھتانا کسی کام نہ آئیگا ابھی سے سوچ لیں کہ گندے عقیدے والے کے پیچھے نمازیں برباد ہوئیں تو نقصان کس کا اس سے ان بھلے مانسوں کو سمجھ لینا چاہئے جو کہتے ہیں کہ جماعت سے ترک نماز کے ۲۵-۲۷ درجے ثواب ضائع ہوتا ہے خدا کے بندے ۲۵-۲۷ کو روتے ہو جب ان کی نماز ہی نہ ہوئی تو تم ان کے پیچھے پڑھ کر اپنی ایک نماز کیوں ضائع کرتے ہو۔ وما علینا الا البلاغ

امام الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فیصلے

چند روایت صحیحہ عرض کردوں جن میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ایسے نیک نمازی اہل توحید کے متعلق فیصلے فرمائے۔

بے ادب امام کو امامت سے ہٹادیا

قال احمد من اصحابِ النّبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم انّ رجلا ام قوماً فبصق فِی اَلْقِبلۃِ وَ رسوُ ل اللّٰہِ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یَنظُر فَقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم حِین فرَغ لاَ یُصلّی لکُم فاراد بَعد ذَالکَ اَنْ یصَلّی لھُمْ فمنَعُوہ' وَ اَخبرُوہ بِقولِ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم فَذَکرِ ذَالک لِرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نَعم و حسِبْتُ انّہ قال انک اَذیتَ اللّٰہ و رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم (رواہ ابوداؤد، ج ۱، صفحہ نمبر-۲۷)

اصحاب نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالٰی عنہ نے روایت کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رُخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دیکھ رہے تھے جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے بعد یہ شخص جماعت نہ کرا پائے اصحاب مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس شخص کو منع کردیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی اجمعین نے سرورِ عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس فیصلے سے متنبہ کردیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیّت (تکلیف) پہنچائی ہے۔

فائدہ سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے دین کے پرستار عاشق سے اپیل ہے کہ غور فرمائیں کہ صرف کعبہ مکرمہ کی طرف تھوکنے والے امام صحابی کو خود حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے امامت سے ہٹادیا بلکہ وہی امام دوبارہ امامت کرانے کی جرأت کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی اجمعین اس کی امامت قبول نہیں کرتے۔ بتایئے اس امام کی نماز کس کھاتے میں جائے گی جو کعبہ کے آقا بلکہ کعبہ کے کعبہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گستاخ ہے اور وہ امام تو کعبہ کی سمت جو مدینہ طیبہ سے تخمینا تین سو میل دُور ہے کو تھوکتا ہے تو امامت کے لائق نہیں یہاں تو کھلے بندوں رسالت مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر لاعلمی، بے اِختیار و دیگر بہت بُرے امور کا اِلزام لگاتا ہے اس کی امامت تم نے کس طرح برداشت کررکھی ہے کیا بے غیرتی تو سرنہیں ہوگئی بے غیرت بنو یا غیر مند اس سے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی عظمت میں کمی یا اِضافہ نہ ہوگا البتہ یہ فیصلہ ابھی سے کرلیں کہ ایسے بے اَدب گستاخ کے پیچھے تو تیری نماز برباد ہوگئی۔

گستاخانِ نبوت کو مسجد نبوی سے نکالا گیا

سیرت ابن ہشام میں عنوان قائم ہے طرد المنافقین لوگ مسجد نبوی میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے مذاق اُڑاتے تھے ایک دِن کچھ منافق مسجد نبوی شریف میں اکٹھے بیٹھ کر آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا کہ فامربھم رسول اللّٰہ فاخرجوا من المسجد اخراجاً ’رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان منافقین کو سختی سے نکال دیا جائے۔‘

صحابۂ کرام کا عمل

حضرت ابوایوب خالد بن یزید اٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے مسجد سے باہر پھینک دیا پھر حضرت ابوایوب نے ودیعہ کو پکڑا اور اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے، (اُفٍّ لَکَ مُنَافِقًا) اے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے۔ اے منافق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد سے نکل جا۔ اے منافق! اس طرح حضرت عمارہ بن حزم نے زید بن عمرو (منافق) کو پکڑ کر زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا وہ گر گیا اس منافق نے کہا افسوس ہے اے دوست تو نے مجھے سخت عذاب (دُکھ) دیا۔ حضرت کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے جواب میں فرمایا کہ خدا تجھے دفع کرے، خدا تعالیٰ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے سخت تر ہے۔ فَلَا تَقْرَبَنَّ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد مبارک کے قریب نہ آنا۔

سخت مار

بنو نجار قبیلہ کے دو صحابی ابو محمد (جو کہ بدری صحابی بھی تھے) نے قیس بن عمرو جو کہ منافقین میں سے تھا کو گدی پر مارنا شروع کر دیا حتیٰ کہ مسجد سے نکال باہر کیا اور حضرت عبداللہ بن حارث نے جب سنا کہ حضور نے منافقوں کو نکال دینے کا حکم فرمایا ہے حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر صحن پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا وہ منافق کہتا تھا کہ ’اے ابن حارث تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے‘ انہوں نے جواب دیا کہ ’اے خدا کے دشمن تو اسی لائق ہے تو نجس ہے تو پلید ہے آئندہ مسجد میں نہ آنا‘۔ ادھر ایک صحابی نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا کہ ’افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے‘۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ نمبر-۲۵۸)

درسِ عبرت یہ منافقین کلمہ اسلامی پڑھتے نمازیں ادا کرتے جہاد پر بھی جاتے تھے لیکن رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن نے انہیں مسجد سے نکلوا دیا۔ صحابہ کرام نے انہیں مارا پیٹا گھسیٹا اور پلید نجس وغیرہ کہا، وہ کیوں؟ صرف اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ تھے یہی ہم کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھنا حرام ہے اور ان کو مسجد سے نکال دینا اور ان کی تبلیغی جماعت

کے بستر سے باہر پھینک دینا سنت ہے بہت بڑا ثواب ہے جو لوگ انہیں نیک آدمی سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ صحابہ کرام سے بڑھ کر اسلام کا عشق کیسے ہو سکتا ہے۔

فیصلے فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

ہم اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر فیصلہ حق ہے اس لئے کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر صحابی ہدایت کا ستارہ ہے اور خلفائے راشدین کی ہر بات کو سنّت کا مرتبہ حاصل ہے اور فاروق اعظم کو بالخصوص حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے لسانِ حق بخشی ہے ان کے فیصلے ملاحظہ ہوں۔

امام نماز کو قتل کر دیا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک پیش امام ہمیشہ قرأت جہری میں سورۃ عبس و تولیٰ کی تلاوت کرتا تھا مقتدیوں کی شکایت پر اسے طلب کیا گیا اور پوچھا گیا کہ تم ہمیشہ یہی سورہ کیوں تلاوت کرتے ہو؟ کہنے لگا کہ 'مجھے حظ آتا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھڑکا ہے' اس پر اس کا سر قلم کر دیا گیا۔

امام اسماعیل حنفی حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ 'حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ چلا کہ ایک امام ہمیشہ نماز میں اسی سورت (عبس و تولیٰ) کی قرأت کرتا ہے تو آپ نے ایک آدمی بھیجا جس نے اس کا سر قلم کر دیا۔ چونکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ عالیہ کی تنقیص کے ارادے سے اس کی قرأت کیا کرتا تھا تاکہ مقتدیوں کے دِل میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی عظمت کم ہو جائے اس لئے نگاہِ فاروقی میں وہ مُرتد تھا اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے۔ (روح البیان سورۃ عبس، پارہ نمبر ۳۰)

فائدہ ﴾ کاش کوئی آج سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا غیور بادشاہ یا حاکم وقت دُنیا میں پیدا ہوتا کہ ایسے گستاخ بے ادب ائمہ مساجد و مبلغین منہ پھٹ اور بے باک قسم کے خطیبوں پر تعزیرات فاروقی جاری فرمائے ورنہ کاغذی سزائیں تو ہم اپنے لیڈروں سے سن سن کر مایوس ہو چکے ہیں۔

تلوار کا فیصلہ

بشر نامی ایک منافق کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو بے رعایت محض حق فیصلہ دیں گے؟ اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کو سرپنچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف یہودی کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) یہودی جانتا تھا کہ کعب رشوت خور ہے اسلئے اس نے باوجود ہم مذہب ہونے کے اس کو سرپنچ تسلیم نہیں کیا۔ ناچار منافق کو فیصلہ کے لئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں آنا پڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا اور اسے مجبور کرکے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا معاملہ سیّد عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام طے فرما چکے ہیں لیکن یہ حضور کے فیصلے سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر اس کا فیصلہ کرتا ہوں یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لاکر اس کو قتل کردیا اور فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہی فیصلہ ہے۔ (الباب النقول للسیوطی و اسباب النزول للواحدی)

فائدہ﴾ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قسم کے فیصلے درجنوں ہیں فقیر نے **الاصابہ فی عقائد الصحابہ** (عقائد عمر رضی اللہ عنہ) میں جمع کردیئے غیور مسلمان کیلئے صرف ایک واقعہ ہی کافی ہے لیکن جس نے بے غیرتی کی قسم کھا رکھی ہے فقیر اویسی کی وہ کب سنتا ہے نمازیں اپنی برباد کررہا ہے اس کا اس سے اپنا نقصان ہے کہ غریب نے نماز پڑھی بھی لیکن عمداً گستاخ اور بے ادب امام کے پیچھے پڑھ کر اپنے پاؤں خود کاٹے اس کی مثال اس بڑھیا کی سی ہے جس کی اللہ تعالیٰ عزوجل نے چودھویں پارہ میں مذمت فرمائی ہے:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا (پارہ-۱۴)

ترجمہ: تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت پختہ کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔

حکایت﴾ مکہ مکرمہ میں ریطہ بنت عمرو ایک عورت تھی وہم کے مرض میں مبتلا تھی اس کی عقل میں کچھ کمی تھی اور فتور تھا کہ وہ دوپہر تک محنت کرکے سُوت کاتا کرتی تھی بلکہ باندیوں سے بھی کتواتی تھی پھر دوپہر کے بعد تمام کاتا ہوا سُوت توڑ کر ریزہ ریزہ کرڈالتی تھی اور باندیوں سے بھی تڑواڈالتی اسی طرح روزانہ کا معمول تھا۔ (روح البیان، پارہ نمبر-۱۴)

انتباہ﴾ مضمون وغیرہ کا مورد خاص ہے لیکن بقاعدہ اصول التفسیر حکم عام ہے اس سے وہ نمازی سوچے کہ نماز کیلئے کتنی محنت و مشقت اٹھائی لیکن امام کی بدمذہبی کا خیال نہ کرکے اس کے پیچھے نماز پڑھ لی تو ساری محنت ضائع ہوگئی اور اس نماز کا حساب ذمے رہا جو کل قیامت میں اسّی سال کو غوطۂ جہنم نصیب ہوگا اس سستی وغفلت کے سودے کا گھاٹا خود سمجھ لیں مجھے تو اس نماز کے عاشق پر رونا آتا ہے کہ ہزاروں روپے امام وخطیب پر خرچ کرتا ہے لیکن یہ نہیں پوچھتا کہ اس کے عقائد کیسے ہیں لیکن جب مرا تو ایک ایک نماز کا حساب دینا پڑا اس وقت پچھتائے گا کہ ہائے دولت بھی خرچ کی تو سزا وعذاب بھی سر پر۔

مولوی حسین احمد صاحب مدنی نے اپنی کتاب الشہاب الثاقب، صفحہ نمبر ۵۰ پر بحوالہ لطائف رشیدیہ، صفحہ ۲۲ پر درج کیا ہے۔

۱﴾ جو الفاظ موہم تحقیر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوں اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت کی نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔

تبصرہ اویسی﴾ مثلاً دیوبندیوں نے لکھا ہے کہ 'حضور جیسا علم تو پاگلوں، جانوروں اور بچوں کو بھی حاصل ہے۔' (حفظ الایمان) یا لکھا ہے کہ 'حضور کا خیال نماز میں آ جائے تو بی بی کے جماع اور گدھے کے خیال سے بدتر ہے۔' (صراط مستقیم) یا لکھا ہے کہ 'شیطان اور ملک الموت کا علم حضور سے زیادہ ہے۔' (براہین قاطعہ) یہ تمام حوالے ابتداء رسالہ ہذا میں لکھے جا چکے ہیں بتائیے کہ یہ کل کلمات کفریہ ہیں یا نہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ان کلمات کو کفریہ ہونے کا انکار نہیں کرے گا تو پھر فیصلہ فرمائیے کہ ان کلمات کے لکھنے والوں کی نیت نہ بھی ہو تب بھی اسلام سے خارج ہیں۔

۲﴾ اسی مدنی صاحب نے کتاب کے آخر میں فرمایا کہ بس ان کلمات کفر کے بکنے والے کو منع کرنا چاہئے اگر مقدور ہو اور اگر باز نہ آئے تو قتل کرنا چاہئے کہ موذی گستاخ شان جناب کبریا، تعالیٰ شانہٗ اور اس کے رسول امین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔

۳﴾ جناب مولوی محمد انور شاہ صاحب کاشمیری تحریر فرماتے ہیں کہ 'بارگاہ انبیاء میں گستاخی کفر ہے چاہے اس سے قائل کی مراد توہین کی نہ بھی ہو۔'

٤﴾ کل اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ناروا الفاظ کہنے والا کافر ہے اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (انور شاہ کشمیری مولانا اکفار الملحدین فی ضروریات الدین، صفحہ نمبر۔ ۴۳، مطبوعہ دہلی، ۱۳۵۰ھ)

۵﴾ صفحہ نمبر ۱۰، پر لکھتے ہیں کہ 'ضروریاتِ دین سے انکار کرنے والے انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے مسلمان خوب سمجھ لیں کہ اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریات دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کو کافر کہا جائے ورنہ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے اور کیا وہ اہل قبلہ نہ تھے بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے آسمان ٹلے، زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا۔'

٦﴾ اسی دربھنگی نے اسی کتاب (اشد العذاب) میں لکھا ہے کہ مولانا احمد رضا بریلوی کا علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارات کی وجہ سے کافر لکھنا حق ہے اگر وہ انہیں کافر نہ لکھتے تو خود کافر ہو جاتے۔

خلاصہ بحث﴾ ہمارا دیوبندی فرقہ کا اختلاف انہی گستاخیوں کی وجہ سے ہے نہ صرف ہمارا بلکہ اہل اس وقت کے تمام علماء و مشائخ عرب و عجم نے ان کی ان عبارات سے انہیں خارج از اسلام لکھا ہے اور کہا تفصیل کیلئے دیکھئے 'حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ'۔

فتویٰ غزالی زماں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یہ فتویٰ ترجمان اہلسنّت کراچی میں شائع ہوا جس کا عنوان یوں تھا کہ **بدعقیدہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم۔**

نوٹ حضرت غزالی زماں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے القاب اور اسم گرامی رسالہ سے ہم نے جوں کے توں نقل کردیئے ہیں البتہ آپکی تحریر میں عنوان فقیر نے نمایاں کیے ہیں تاکہ قارئین کے ذہن میں مضمون آسانی سے اُتر سکے رسالہ کی عبارت ملاحظہ ہو:۔

محترم مولانا احمد سعید کاظمی صاحب،

السلام علیکم .... آپ کا خطبہ استقبالیہ پڑھ کر بے حد متاثر ہوا چند سوالات لکھ رہا ہوں جواب سے مطمئن فرمائیں؟

خلاصہ سوال نمبر-۱ وہابی نجدی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو جن لوگوں نے پاکستان میں ایسے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں اور جو لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں حج کے موقع پر حرمین طیبین میں ان لوگوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز کا کیا حکم ہے؟

خلاصہ سوال نمبر-۲ محکمہ اوقاف کی تحویل میں جو مساجد ہیں ان میں وہابی، دیوبندی وغیرہ ہر قسم کے امام ہیں ایسے مذہب والے امام کے پیچھے نماز دُرست ہوگی یا نہیں؟ نیز محکمہ اوقاف کا قیام شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

خلاصہ سوال نمبر-۳ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور و بشر ہونے کے بارے میں قبر و قیامت میں سوال کیا جائے گا اور کیا یہ مسئلہ عقائد میں شامل ہے؟

خلاصہ سوال نمبر-۴ اذان سے پہلے یا اس کے بعد صلوٰۃ وسلام پڑھنے کو لازم سمجھنا کیسا ہے؟ اس کے بغیر اذان ناجائز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ نیز الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور اللّٰھم صلِ علٰی محمد الخ دونوں کا شرعی حکم متعین کیا جائے۔

خلاصہ سوال نمبر-۵ ٹی بی کے مریض کو حرکت کرنے سے طبیب روک دے تو وہ نماز کس طرح پڑھے؟

خلاصہ سوال نمبر-۶ فتاویٰ عالمگیری کا مدون کون ہے؟ کس سنہ میں اس کی تدوین ہوئی اور اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

(خلاصہ مکتوب مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۷۸ء)

محترم ومکرم جناب سیف اللہ خان صاحب زید مجدہ، ۲۴ نومبر ۱۹۷۸ء

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

محبت نامہ ملا یاد فرمائی کا شکریہ۔ اللہ تعالیٰ عزوجل آپ کو دارین کی نعمتوں سے نوازے آمین۔ آپ کے سوالات کا نہایت جامع اور اصولی طور پر جواب لکھ رہا ہوں آپ جیسے صاحب فہم وخرد سے قوی اُمید ہے کہ غور سے ملاحظہ فرمائیں گے۔

تمہید جوابات ۱، ۲ پہلے اور دوسرے سوال کا جواب سمجھنے کیلئے ایک مختصر تمہید عرض کرتا ہوں کہ اگر اس تمہید کو غور سے پڑھ لیا جائے تو اِن شاءَ اللہ نہایت آسانی سے جواب سمجھ میں آ جائے گا۔ تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ کسی امام کے پیچھے صحتِ اقتدا کے بغیر نماز دُرست نہیں ہو سکتی جس کیلئے مقتدی و امام کے مابین ایک مخصوص رابطہ قائم ہو جانا نہایت ضروری ہے اس مخصوص رابطہ کے بغیر صحت اقتداء متصور نہیں اس میں شک نہیں کہ یہ رابطہ ظاہری مادی، جسمانی نہیں بلکہ یہ رابطہ صرف باطنی، روحانی اور اعتقادی ہے جس کا وُجود امام اور مقتدی کے درمیان اصولی اعتقاد میں موافقت کے بغیر ناممکن ہے شرک توحید کے منافی اور کفر و جاہلیت اسلام و ایمان سے قطعاً متضاد ہے اگر مقتدی جانتا ہے کہ میرا کوئی عقیدہ امام کے نزدیک شرک جلی یا کفر و جاہلیت ہے تو دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ رہی اور اس عدم موافقت کے باعث صحت اقتداء کی بنیاد منہدم ہوگئی ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے اس کی نماز کا صحیح ہونا کیونکر متصور ہو سکتا ہے؟ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مثلاً کسی منکر ختم نبوت کے پیچھے کسی مسلمان کی نماز نہیں ہوتی کیونکہ مقتدی ختم نبوت کا اعتقاد رکھتا ہے اور امام ختم نبوت کا منکر ہے دونوں کے درمیان اعتقادی موافقت نہ ہونے کی وجہ سے صحت اقتداء کی بنیاد باقی نہ رہی لہٰذا نماز نہ ہوئی توضیح مدعا کیلئے ہدایہ سے ایک جزئیہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں کہ اگر امام کی جہت تحری مقتدی کی جہت تحری سے مختلف ہو اور تاریکی یا کسی اور وجہ سے مقتدی کو اس اختلاف کا علم نہ ہو سکے تو اسکی نماز دُرست ہے اگر مقتدی امام کی جہت تحری کا علم رکھتے ہوئے اس کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے تو اس کی نماز فاسد ہے۔

صاحب ہدایہ نے اس فساد کی دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ لِاَنَّهٗ اعْتَقَدَ اِمَامَهٗ عَلَى الْخَطَاءِ یعنی فسادِ صلوٰۃ کی دلیل یہ ہے کہ مقتدی نے اپنے امام کے خطا پر ہونے کا اعتقاد کیا اس سے واضح ہوا کہ نماز درست ہونے کیلئے ضروری ہے کہ مقتدی امام کے خطا پر ہونے کا معتقد نہ ہو یعنی مطابقت اعتقاد ضروری ہے بشرطیکہ مقتدی امام کی خطاء سے باخبر ہو اور اگر وہ امام کی خطا سے لاعلم ہو تو ایسی صورت میں اس کی نماز ہو جاتی ہے۔ اس مختصر تمہید پر غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی ہے کہ مقتدی جب یہ جانتا ہو کہ امام کے عقیدے میں انبیاء کرام و صالحین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استمداد بلکہ توسل تک شرک ہے اور امام مزاراتِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام و مزاراتِ اولیائے عظام علیہم الرحمۃ و الرضوان کیلئے سفر کرنے بلکہ مزارات کی تعظیم و تکریم کو بھی شرک قرار دیتا ہے اور مقتدی ان تمام امور کو توحید اور اسلام کے عین مطابق سمجھتا ہے تو ایسی صورت میں عدم موافقت اعتقاد کی وجہ سے صحت اقتدا کی بنیاد مفقود ہے پھر نماز کیونکر دُرست ہو سکتی ہے؟

مقتدی کی تین قسمیں

رہا یہ امر کہ حج وغیرہ میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟ تو میں عرض کروں گا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمان جن کے اصولی عقائد میں امام کا عقیدہ ہم سے مختلف ہے ان کا حکم تمہید کے ضمن میں واضح ہوگیا ایسے لوگ اپنے علم کے مقتضیٰ کے مطابق یقیناً مجتنب رہیں گے۔ دوم وہ مسلمان جو یہ جانتے ہیں کہ امام کے بعض عقائد سے مختلف ہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ اختلاف اصولی عقائد میں ہے اور ہمارے عقائد امام کے نزدیک کفر و شرک معصیت و جاہلیت کا حکم رکھتے ہیں یہ مسلمان محض حرم مکہ و حرم مدینہ اور مسجد حرام و مسجد نبوی کی عظمتوں اور عشق و محبت الٰہی و رسالت پناہی کے جذبات سے متاثر ہوکر اپنی غلط فہمی کی بنا پر اس امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کی اس خطا کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پیش نظر یہ اُمید کی جاسکتی ہے ربّ کریم ان کی نمازوں کو رائیگاں نہیں فرمائے گا۔ سوم وہ مسلمان جنہیں سرے سے امام کے ساتھ اختلاف عقائد ہی نہیں وہ محض سادہ لوح ہیں عشق و محبت سے سرشار ہوکر حرم مکہ اور حرم مدینہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے بحالت لاعلمی اس امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں ان کے متعلق بھی یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عفو و کرم سے ان کی نمازوں کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ دوم اور سوم کے مسلمانوں کی خطاء قابل عفو ہے طبرانی میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مرفوع حدیث مروی ہے، دُفِعَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَاءُ وَ النِّسْیَانُ وَ مَا اسْتُکْرِهُوْا عَلَیْهِ ''اُٹھالیا گیا میری اُمّت سے خطاء اور نسیان کو اور اس چیز کو جس پر وہ مجبور کیے گئے'' یعنی ان تینوں حالتوں میں ان کا مواخذہ نہ ہوگا۔

حکایت﴾ مثنوی شریف میں مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سیّدنا موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور بکریاں چرانے والا گڈریئے کا واقعہ بطور تمثیل لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بکریاں چرانے والا گڈریا اللہ تعالیٰ کی محبت میں کہہ رہا تھا کہ اے اللہ عزوجل! اگر تو میرے پاس آئے تو تجھے نہلاؤں تیرے بالوں میں کنگھی کروں تجھے دودھ پلاؤں تیرے پاؤں دباؤں۔ سیّدنا موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اسے سختی سے ڈانٹا اور ایسی باتوں سے منع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ، اے موسیٰ! میرا بندہ میری محبت میں مجھ سے مخاطب ہے آپ نے اس کو کیوں روکا؟ مولانا رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

وحی آمد سوئے موسیٰ از خدا   بندۂ مار چرا کردی جدا

تو برائے وصل کردن آمدی   نے برائے فصل کردن آمدی

فائدہ﴾ میرا مقصد اس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے صرف یہ ہے کہ سچی محبت اور سچا عاشق اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کا موجب ہوتا ہے اس لئے اگر سچی محبت اور عشق والے مسلمان نے غلط فہمی یا بے خبری میں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو رحمتِ خداوندی سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ بے نمازی قرار نہیں پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہیں فرمائے گا

مزید وضاحت کیلئے عرض ہے کہ وہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے اور ان کی تین قسمیں بھی بیان کی جا چکی ہیں اور ان تینوں قسموں کا حکم بھی مذکور ہو چکا ہے ان تینوں نمازیوں کی طرح ہیں جن کے پاس نجاست لگا ہوا کپڑا ہے اور اس پر نجاست لگی ہوئی ہے وہ مقدار میں اتنی زیادہ ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے اس کپڑے میں نماز جائز نہیں (تو ایسے بے نمازی کا جو حکم ہے وہی گندے عقیدے والے کو سمجھے)۔

نمازی کی قسمیں

ایک نمازی وہ ہے جس نے جان لیا کہ کپڑے پر نجاست ہے اور یہ بھی جان لیا کہ اتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز نہیں ہو سکتی ظاہر ہے کہ وہ اپنے اس علم کی بناء پر ایسے کپڑے کے ساتھ نماز پڑھنے سے اجتناب کرے گا۔

دوسرا نمازی وہ ہے جو اس کپڑے کی نجاست کو جانتا ہے مگر غلط فہمی کی بناء پر نہیں جانتا ہے کہ اس نجاست سے نماز نہیں ہو سکتی اب اگر وہ شخص نماز کی محبت اور کمال شوق الی الصلوۃ کی بناء پر اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لے تو رحمتِ الٰہیہ سے یہ اُمید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہ فرمائے گا اور اس کے شوق و محبت کی بناء پر اس کی نماز کو ضائع نہ ہونے دے گا۔

تیسرا وہ نمازی ہے جو سرے سے کپڑے کی نجاست کا علم ہی نہیں رکھتا اور کمال شوق عبادت اور نماز کی محبت میں اس کپڑے کے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہے افضل ایزدی اور کرم خداوندی سے اس کے بارے میں یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عز وجل اپنے دامن عفو و کرم میں چھپا لے گا اور اس کی نماز مردود نہ ہوگی یہ صحیح ہے کہ جاننے والے ایسے لوگوں کو صحیح بات ضرور بتائیں گے لیکن اسکے باوجود بھی اگر کسی کو صحیح بات نہ پہنچ سکے تو حکم مذکور مجروح نہ ہوگا۔

تبصرہ اویسی ﴾ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختلاف فروعی ہے جیسے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، تو پھر وہ آئمہ و مقتدی ایک دوسرے کے پیچھے پڑھ لیتے ہیں مثلاً امام حنبلی کے پیچھے شافعی المذہب ایسے ہی شافعی امام کے پیچھے حنفی وغیرہ وغیرہ اس کا جواب ظاہر اور صاف ہے کہ وہ واقعی فروعی اختلاف تھا اور ہے لیکن بریلوی سنّی کا دیوبندی فرقہ و دیگر بدمذہب مرزائی، شیعہ سے اصولی اختلاف ہے بالخصوص فرقہ دیوبندی سے فروعی اختلاف سمجھنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے کرام کی شان اور عزت و احترام نہ ماننے کے مترادف ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ ان صاحبان کی تحریروں اور تقریروں میں عظمتِ مصطفیٰ اور محبت اولیاء کا درس ملتا ہے یا تحقیر و توہین ٹپکتی ہے اگر توہین و تحقیر کے متعلق شک ہے تو چند عبارات رسالہ کے اوّل سے پڑھ لیں یا فقیر کی کتاب **دیوبندی بریلوی فرق** ایک بار دیکھ لیں تفصیل مزید دیوبندی مذہب پڑھیں پھر فیصلہ فرمائیں کہ یہ لوگ بے ادب ہیں یا باادب پھر اگر سمجھ میں آ جائے کہ یہ فرقہ بے ادب ہے اور یقیناً بے ادب اور گستاخ ہے تو پھر یقین کیجئے کہ

بے ادب محروم ماند از فضل رب

اور جو فضل ربانی سے محروم ہے وہ تمہاری نماز کا امام بن کر تمہیں کہاں لے جائے گا خود فیصلہ کر لو۔

سوال﴾ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صَلُّوْا خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ ’’یعنی ہر نیک اور ہر (فاسق وفاجر) کے پیچھے نماز پڑھو‘‘

جواب﴾ یہ حدیث شریف سند کے اعتبار سے اس پایہ کی نہیں کہ جس سے استدلال کیا جاسکے اگر مان لیا جائے تو جائز ہے لیکن واجب الاعادہ ہے جیسے داڑھی منڈانے یا قبضہ سے کم کرانے والے امام کے پیچھے نماز پڑھ لی تو نماز جائز تو ہے لیکن اس کا لوٹانا واجب ہے لیکن خارج از اسلام اور منافق (عقائد کے اعتبار سے) کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں جس کے دلائل سابق اوراق میں گزرے خلاصہ یہ ہے کہ فاجر وفاسق اور ہے اور خارج و منافق اور ہمارے نزدیک یہ لوگ فاجر اور فاسق نہیں بلکہ ان کے عقائد وطریقے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ کے منافقین سے ملتے جلتے ہیں فلہٰذا حدیث حق لیکن اس سے استدلال غلط ہے مزید تفصیل فقیر کی تصانیف ذیل میں مطالعہ فرمائیں:۔

(۱) وہابی دیوبندی کی نشانی (۲) دیوبندی وہابی ہیں (۳) تبلیغی جماعت کا شناختی کارڈ (٤) دیوبندیوں کی سرپرستی
(۵) تبلیغی جماعت کے کارنامے (٦) دیوبندی بریلوی فرق (۷) وہابی دیوبندی بدعتی ہیں (۸) ابلیس تا دیوبند
(۹) یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھا (۱۰) دیوبندی وہابی کا پوسٹ مارٹم۔

اے اُمّت حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ہم سب کو مسلم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہ رکھنے والے منافق و مرتد ہیں یہی وہ بدبخت ازلی ہیں جو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں دھکیلے جائیں گے کاش! مسلمان حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت ورفعت شان کو جان سکیں جس سے متعلق خود خالقِ کائنات قرآن حکیم میں ارشاد فرما رہا ہے کہ و رفعنا لک ذکرک کا اعلان فرما چکا ہے۔افسوس ہے کہ اس امر کا یقین کرنے کے باوجود بے غیرتی سوار ہے۔آج کے اس پُر فتن دَور میں بے ادبوں اور گستاخوں کا دَور دَورہ ہے ہر جگہ دریدہ ذِہنوں بے لگاموں اور فتنہ انگیزوں خرمستوں کا شور وشغب ہے صرف یہ ہی نہیں بلکہ نجدیوں کی ناپاک ذریت سرزمین پاک پر وبائی صورت اختیار کرتی چلی جارہی ہے۔اس لئے تحفظ ناموس رسالت کے پیش نظر ہر مسلمان کلمہ گو کا فرض ہے کہ وہ ان کی ٹیڑھی چال کو سمجھیں ورنہ قیامت میں ان کے ساتھ تمہارا بھی محاسبہ ہوگا تو پھر پچھتاؤگے ہمارا فرض تھا کہ ہم اس سے سبکدوش ہوگئے اب آپ اپنا منصب خود سنبھالا کریں۔ و ما علینا البلاغ

بسم اللّٰہ الرحمٰنِ الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہٖ الکریم

رسالہ نمبر-۲ بریلویوں کے پیچھے نماز کا حکم

ہم اہلسنّت عقیدہ دیوبندی کے پیچھے نماز نہ پڑھنے میں حق بجانب ہیں لیکن دیوبندی محض ضد سے اہلسنّت کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ورنہ ان کے اکابر اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی کا عمل اور قول اور فتاویٰ سے ثابت ہے کہ ان کی ہمارے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یہ کہنا کہ بریلوی مشرک ہیں اس لئے ان کے پیچھے نماز ناجائز ہے غلط ہے لیکن ضرورت پڑ جائے تو پڑھ لیتے ہیں گویا موم کی ناک ہے جہاں چاہو لگا لو انہیں کون کہے کہ جب بریلوی مشرک ہیں تو پھر ان کے پیچھے نماز جائز کیوں بلکہ بوقت ضرورت اہل حق کہتے تھکتے نہیں ہو، وہ کیوں؟

اصل مسئلہ﴾ بریلوی کوئی مذہب نہیں بلکہ وہی قدیمی مذہب سنّی حنفی ہے آج کے دور میں بریلوی کے نام سے مشہور کر دیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اہلسنّت سے نفرت ہو کہ یہ کوئی نیا مذہب ہے۔ ’خدا شرے برانگیزد کہ خیر مادراں باشد‘ اللہ کوئی ایسی بہتر تدبیر بناتا ہے کہ اس میں ہماری خیر ہوتی ہے۔ ان لوگوں نے اس لفظ کو برائی کے لئے مشہور کیا لیکن یہ لفظ امام اہلسنّت شاہ احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کی کرامت بن گیا کہ اب سنّی مسلمان اس لقب کو اپنے لئے سن کر مسرت محسوس کرتا ہے۔

مخالفین کا اعتراض

امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کو خود علمائے دیوبند مانتے ہیں کہ وہ زبردست فقیہہ عالم دین اور عاشق رسول تھے نمونہ ملاحظہ ہو (مزید حوالے فقیر کی کتاب امام احمد رضا اپنوں اور غیروں کی نگاہ میں دیکھئے)۔

دیوبندی رسالہ ماہانہ معارف اعظم گڑھ

میں ہے کہ ’مولانا شاہ احمد رضا خان مرحوم اپنے وقت کے زبردست مصنف اور فقیہہ تھے۔

ہالیجوی دیوبندی

ایک بہت بڑے دیوبندی حماد اللہ ہالیجوی کہتے ہیں کہ ان کی برائی میری مجلس میں ہرگز نہ کرو وہ حب رسول ہی کی وجہ سے ہمارے متعلق غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔ (ہفت روزہ خدام الدین، ۱۱ مئی ۱۹۶۲ء)

سچا عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مخالفین نے محض رعایت کے طور پر نہیں بلکہ مبنی بر حقیقت امر کا اعتراف کیا لیکن اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دیوبندیوں کی کوئی رعایت نہ کی۔

چنانچہ صدرالافاضل مراد آبادی نے عرض کی حضور نرمی کے ساتھ وہابیوں، دیوبندیوں کا رَدّ فرمائیں تو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ مولانا کی یہ گفتگو سن کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ "مولانا تمنا تو یہ تھی کہ احمد رضا کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور میرے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والوں کی گردنیں ہوتیں اور میں اپنے ہاتھ سے ان گستاخوں کا سر قلم کرتا لیکن تلوار سے کام لینا تو اپنے اختیار میں نہیں ہاں اللہ تعالیٰ نے قلم عطا فرمایا ہے تو میں قلم کے ذریعے شدّت کے ساتھ ان بے دینوں کا رد اس لئے کرتا ہوں کہ تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بدزبانی کرنے والوں کو اپنے خلاف شدید رَدّ دیکھ کر مجھ پر غصہ آئے پھر جل بھن کر مجھے گالیاں دینے لگیں اور میرے آقا و مولیٰ کی شان میں گالیاں بکنا بھول جائیں اس طرح میرے آباؤ اجداد کی عزّت و آبرو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت جلیل کے لئے سپر ہوجائے۔ (سوانح امام احمد رضا بریلوی)

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

صِرف عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں علم اور فقاہت اور تحقیق کا بھی ان کے دِلوں پر گہرا اثر تھا لا نسلم (ہم نہیں جانتے) کا مرض لاعلاج ہے مولوی غلام علی معاون مودودی نے برملا لکھ دیا کہ "مولانا احمد رضا خان صاحب کے بارے میں ہم لوگ اب تک سخت غلط فہمی میں رہے ان کی بعض تصانیف کے مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو علمی گہرائی میں ان کے ہاں پائی وہ بہت کم علماء میں پائی جاتی ہے اور عشق رسول تو ان کی سطر سطر سے پھوٹا پڑتا ہے۔" (ھفت روزہ شھاب، ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء)

بفضلہٖ تعالیٰ اسی طرح تمام دیوبندیوں کے اکابر و اصاغر بلکہ علمائے عرب و عجم اپنوں اور بے گانوں نے مانا۔

نماز کا مسئلہ

فضلائے دیوبند کو اِقرار ہے کہ امام احمد رضا بریلوی کا فتویٰ مبنی بر صدق ہے اور حق ہے لیکن تسلیم کے باوجود توبہ کی توفیق نہ ہوئی اس کے باوجود وہ ببانگ دہل کہتے رہے بلکہ تصانیف میں لکھتے گئے کہ امام احمد رضا اور ان کے متبعین کے پیچھے نماز جائز ہے چند فتویٰ و اقوال ملاحظہ ہوں۔

اشرف علی تھانوی

ہفت روزہ چٹان کا ایڈیٹر مولوی اشرف علی تھانوی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ 'مولانا احمد رضا خان بریلوی زندگی بھر انہیں کافر کہتے رہے لیکن مولانا تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ میرے دِل میں احمد رضا کے لئے بے حد احترام ہے وہ ہمیں کافر کہتا ہے لیکن عشق رسول کی بنا پر کسی اور غرض سے تو نہیں کہتا۔ (چٹان ۲۳، اپریل ۱۹۶۲ء)

...... مولوی محمد حسن اس واقعہ کے راوی ہیں وہ کہا کرتے تھے کہ بارہا مجھے حضرت تھانوی نے فرمایا کہ اگر مجھ کو مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں پڑھ لیتا۔

(چٹان لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۶۲ء - نوائے وقت، ۱۵ فروری ۱۹۶۸ء)

انتباہ مولوی اشرف علی تھانوی فرقہ دیوبند کے نہ صرف حکیم صاحب ہیں بلکہ متفق علیہ مجدد ہیں جیسے مجدد الف ثانی امام ربانی احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اب فرقہ دیوبند کے لوگ بجائے لڑائی جھگڑے کے سوچیں کہ جب ان کا مجدد اور حکیم صاحب، امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز کہہ رہا ہے تو پھر یہ چھوٹے چھوٹے ملا اس کے برعکس بولیں تو ان کا علاج جوتا۔

خبر متواتر تھانوی صاحب کا مذکورہ ملفوظ خبر واحد نہیں بلکہ متواتر ہے دیوبند کے بڑے بڑے ستون اس کے راوی ہیں۔

۱ مذکورہ بالا حوالہ کا راوی شورش کاشمیری ہے جسے دیوبند اپنے مسلک کا نڈر اور بے باک وکیل کہتے ہیں۔

۲ کوثر نیازی جسے اپنی دیوبندیت پر فخر ہے ناز ہے وزارت کے قلمدان پر ہاتھ پھیرنے کے باوجود فرقہ دیوبندی سے نیاز مندی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جنگ کراچی میں ایک طویل مضمون لکھا کہ......

'میں نے صحیح بخاری کا درس مشہور دیوبندی عالم شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم و مغفور سے لیا ہے کبھی کبھی ذکر آجاتا تو مولانا کاندھلوی فرمایا کرتے تھے کہ مولوی صاحب (یہ مولوی صاحب ان کا تکیہ کلام تھا) 'مولانا احمد رضا خان بریلوی کی بخشش تو انہیں کے فتوؤں کے سبب سے ہوجائے گی'۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ 'احمد رضا خان! تمہیں ہمارے رسول سے اتنی محبت تھی کہ اتنے بڑے بڑے عالموں کو بھی تم نے معاف نہیں کیا۔ تم نے سمجھا کہ انہوں نے توہین رسول کی ہے تو ان پر کفر کا فتویٰ بھی لگا دیا جاؤ اسی ایک عمل پر ہم نے تمہاری بخشش کردی'۔

کم وبیش اسی انداز کا ایک اور واقعہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی سے میں نے سنا ہے۔

۳ جب حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی کی وفات ہوئی تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کو کسی نے آکر اطلاع کی۔ مولانا تھانوی نے بے اختیار دعا کے لئے ہاتھ اُٹھادیئے جب وہ دعا کرچکے تو حاضرین مجلس میں سے کسی نے پوچھا کہ

وہ تو آپ کو عمر بھر کافر کہتے رہے اور آپ ان کے لئے دُعائے مغفرت فرما رہے ہیں؟ فرمایا (یہی بات سمجھنے کی ہے) کہ ہم نے توہین رسول کی ہے اگر وہ یہ یقین رکھتے ہوئے بھی ہم پر کفر کا فتویٰ نہ لگاتے تو خود کافر ہو جاتے۔

٤﴾ یہی مضمون مرتضیٰ بھنگی دیوبندی خلیفہ مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی اشد العذاب میں لکھا ہے۔

فتویٰ .... اشرف علی تھانوی

شاہ اشرف علی تھانوی کا قول ہے کہ "کسی بریلوی کو کافر نہ کہو" اور نہ آپ نے کسی بریلوی کو کافر کہا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت تھانوی ایک بڑے جلسے سے خطاب کر رہے تھے کہ خبر ملی کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی انتقال کر گئے ہیں آپ نے تقریر کو ختم کر دیا اور اسی وقت خود اور اہل جلسہ نے آپ کے ساتھ مولوی احمد رضا کیلئے دعائے مغفرت فرمائی۔ (چٹان لاہور ۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء)

......﴾ ایک سلسلہ میں (مولوی اشرف علی تھانوی نے) فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا اس میں ایک رئیس صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے میں نے کہا وہ نماز پڑھاتے ہیں ہم پڑھ لیتے ہیں۔ ہم پڑھاتے ہیں وہ نہیں پڑھتے تو ان کو آمادہ کرو۔" (الافاضات الیومیہ جلد پنجم ملفوظ صفحہ نمبر-۳۵۵، ۲۲۰)

......﴾ حضرت تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ "اگر مجھ کو مولوی احمد رضا بریلوی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع ملتا تو میں ضرور پڑھتا۔
(چٹان لاہور، ا جنوری ۱۹۶۲ء)

مولوی انور کاشمیری محدث مدرسہ دیوبند

میں بطور وکیل تمام جماعت دیوبند کی جانب سے گذارش کرتا ہوں کہ "حضرات دیوبند بریلوی حضرات کی تکفیر نہیں کرتے۔"
(کتاب حیات انور، صفحہ - ۳۳۳ و نوائے وقت ۸/۱/۷۹)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

"ہم تو ان بدعتیوں (بریلویوں) کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا اِنکار نہ کریں کافر نہیں کہتے۔"
(المہند، صفحہ نمبر-۱۰)

مفتی محمد شفیع دیوبندی

"مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی اور مولوی حشمت علی خان کو کافر نہ کہا جائے۔" (فتاویٰ دار العلوم دیوبند از مفتی محمد شفیع)

مفتی محمود

لائق صد احترام (دیوبندی) اساتذہ میں سے کسی نے بھی تو دَورانِ اسباق بریلوی مکتب فکر سے نفرت کا اِظہار نہیں کیا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ "میرے اکابرین نے اس (بریلوی) فرقہ پر کوئی فتویٰ فسق کے علاوہ (کفر و شرک) کا نہیں دیا میرا ابھی یہی خیال ہے۔" (سیف حقانی، صفحہ نمبر-۷۹)

دیوبندیوں کا تازہ فتویٰ

روزنامہ جنگ کے جمعہ میگزین میں 'دینی مسائل' کے عنوان کے تحت دیوبندی مکتب فکر کے جامعہ اشرفیہ لاہور کے مفتی عبدالرحمٰن دیوبندی عوام کے مسائل کے جوابات اور فتویٰ لکھتے ہیں کہ 'اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک کی تائید اور پیروی میں اہل فہم علم وانصاف کے لئے مفتی دیوبندی کے بعض جوابات وفتویٰ قابل توجہ ہیں'۔

بریلوی امام

تمام اہلسنّت وجماعت خواہ دیوبندی ہو خواہ بریلوی ہو قرآن وسنّت کے علاوہ فقہ حنفی میں بھی شریک ہیں ان کے درمیان اصولی طور پر ایک اختلاف نہیں لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز ہوجائے گی اکیلے نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے لہٰذا دیوبندی، بریلوی کے پیچھے نماز پڑھ لے، کیونکہ دونوں حنفی ہیں۔ (جنگ میگزین، ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۹۰ء)

مفتی دیوبندی کے فتویٰ سے الحمدللہ بریلوی حضرات صحیح سنّی وحنفی ہیں ان کے پیچھے بلا کراہت وقباحت نماز جائز ہے بلکہ الحمدللہ افضل ہے اور جو دیوبندی، بریلوی حضرات کو مشرک اور ان کے پیچھے نماز ناجائز قرار دیتے ہیں وہ مفتی عبدالرحمٰن کے فتویٰ سے جھوٹے ہیں اور ناحق مشرک وغیرہ کا غلط تاثر دیتے ہیں۔

مزید عبارات واقوال وفتاویٰ ہم نے کتاب 'ابلیس تا دیوبند' اور 'دیوبند شتر مرغ' میں لکھے ہیں۔

فتویٰ دیوبند

الجواب..... مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی کے متعلقین (سائل نے پوچھا تھا کہ وہ خود یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور یا علی مشکل کشا کے نعرے لگاتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء کو غیب کا علم جاننے والا کہتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمادیں وغیرہ ایسے عقائد والوں) کو کافر کہنا صحیح نہیں بلکہ ان کے کلام میں تاویل ہوسکتی ہے اور تکفیر مسلم میں فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے بہت احتیاط فرمائی ہے اور یہ لکھا ہے کہ 'اگر کسی شخص کے کلام میں ننانوے وجوہ کفر کے ہوں اور ایک وجہ ضعیف اسلام کی ہو تو مفتی کو اس ضعیف وجہ کی بناء پر فتویٰ دینا چاہئے یعنی اس کو مسلمان کہنا چاہئے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مطبوعہ کراچی ۵۴ جلد ۲)

تبصرہ اویسی ﴾ الحمدللہ ہم اہلسنّت پکے مسلمان ہیں اس کا اعتراف نہ صرف اکابرِ دیوبند کو ہے بلکہ وہ ہمارے اکابر کے پیچھے نماز پڑھتے آئے اور اس کے جائز ہونے کے فتاویٰ جاری کرتے ہوئے آئے یہ آج کون ہوتے ہیں ناجائز کہنے والے۔

انکشاف ﴾ ان کی عادت ہے کہ جہاں سے ریال ڈالر مل جائیں اسی طرف ہوجاتے ہیں تجربہ کرلیں صدیاں گزریں شیعہ (نجفی) کو ہم اہلسنّت نے کفر کا فتویٰ جاری کیا لیکن یہ خاموش رہے اب ریال نے انہیں بلوایا اب دیکھو شور برپا ہے

انجمن سپاہ صحابہ برملا اعلانیہ نعرہ ''کافر کافر شیعہ کافر'' وہ بلاتفریق سب شیعوں کو کافر کہتے ہیں مگر مفتیان دیوبند کے فتوے اس نعرہ کے بالکل برعکس ہیں ملاحظہ ہوں:۔

۱﴾ فتاوی دارالعلوم دیوبند عزیز الفتاوی صفحہ نمبر ۱۴۳ جلد ۱...... روافض جو سبِّ شیخین (صدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما) کرتے ہیں ان کے کفر میں اختلاف ہے بعض فقہا نے ان کی تکفیر کی ہے اور عقائد بھی مختلف ہیں اگر کسی گروہ کا عقیدہ کفر کی نوبت تک نہ پہنچا ہو اس سے نکاح دُرست ہے اور اگر حضرت علی کو فضیلت دیتا ہے یا سبِّ صحابہ کرتا ہے تو وہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہے نکاح دُرست ہے۔

۲﴾ فتاوی دیوبند صفحہ نمبر ۱۴۰ جلد ۱...... میں ہے کہ محققین حنفیہ شیعہ تبرا گو اور منکر خلافت خلفائے ثلاثہ کو کافر نہیں کہتے اگرچہ بعض علمانے ان کی تکفیر کی ہے مگر صحیح قول محققین کا ہے کہ سب شیخین اور انکار خلافت خلفاء کفر نہیں ہے۔

۳﴾ فتاوی رشیدیہ مطبوعہ کراچی مطبع سعیدی صفحہ نمبر ۴۰...... روافض وخوارج کو بھی اکثر علما کافر نہیں کہتے حالانکہ وہ (روافض) شیخین (صدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما) اور خوارج حضرت علی کو کافر کہتے ہیں۔

فتاوی رشیدیہ صفحہ نمبر ۱۳۱...... صحابہ کرام میں سے کسی صحابی کو کافر کہنے والا اپنے اس کفر کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا مخلصاً دیوبندیوں کی تمام کتابوں میں بھی ایسا ہی ہے اب وضاحت طلب بات یہ ہے کہ اگر سپاہ صحابہ والوں کا نعرہ صحیح ہے تو کافروں کو مسلمان کہنے والے یا ان کے کفر میں اختلاف کرنے والے دیوبندی مفتی کس کھاتے میں جائیں گے؟ اگر دیوبند کے مفتی سچے ہیں تو مسلمان بریلوی کو کافر کہنے والے کس گڑھے میں گریں گے...... جہنم میں۔

فقط

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ'